بسم الله الرحمن الرحيم

www.naushahidynasty.com

دیوانِ محبوب

صاحبزادہ محبوب حسین نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ

دیوانِ محبوبؒ

تبرّکِ کلام صاحبزادہ محبوب حسین صاحب نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ

ڈاکٹر عصمت اللہ زاہد

معاون

سلمیٰ محبوبؒ نوشاہی

ناشر

حق نما پبلی کیشنز اردو بازار لاہور

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ

نام کتاب	دیوانِ محبوب
کلام	صاحبزادہ محبوب حسین نوشاہیؒ
مرتب	ڈاکٹر عصمت اللہ زاہد
اشاعت بارِ اول	اگست 2000ء
ناشر	صاحبزادہ ناصر وحید نوشاہی سجادہ نشین دربار حضرت چھپی والی سرکارؒ سنگھوئی
باہتمام	مقصود احمد شرقپوری
کمپوزنگ	محمد سدھیر
مطبع	برکت پرنٹنگ پریس، لاہور
ہدیہ :	-/125 روپے

اسٹاکسٹ :

مقصود پبلشرز سرور مارکیٹ پہلی منزل چوک اردو، لاہور

انتساب

جانشینِ حضرت نوشہ گنج بخشؒ

حضرت محمد ہاشم دریادلؒ

کے نام

حسنِ ترتیب

شہریارِ اقلیم سخن	ڈاکٹر عصمت اللہ زاہد	13
علم و عرفان کا مرقع دیوان محبوب	پروفیسر حفیظ تائب	25
قیل و قال	صاحبزادہ نصرت نوشاہی	27
علم و آگہی کا سمندر	ساقی گجراتی	31

حمد

☆ قادر، کریم، مالک و مشکل کشا ہے تو 35

☆ یہی صبح و مسا کرتا ہوں مولا 36

نعتیہ کلام

☆ محبوب ذوالجلال ہے خیرالانام ہے 39

☆ مبارک ہو مبارک ہو کہ ختم المرسلیں آئے 41

☆ شاہ دو عالم فخر رسولاں 42

☆ مظہر فطرت جلوۂ قدرت 43

☆ جشن میلاد مناؤ 43

☆ السلام اے مجتبیٰ و مصطفیٰ 44

مناقب

حضرت سید معروف خوشابیؒ

☆ السلام اے حضرت معروف شہؒ 47

بحضور حضرت نوشہ گنج بخشؒ

☆ السلام اے نوشہء عالم سلام 49
☆ مخزن عرفان ہیں (قطعہ) 50
☆ صد صد سلام نوشہء عالم بہ روئے تو 51
☆ سلام علی نوشہء دین و ملت 52
☆ شاہ ولایت ہادی اعظم 53
☆ مری آرزو میرا ارمان نوشہؒ 55
☆ جناب نوشہؒ کی چادر چڑھانے آیا ہوں 57
☆ حضور نوشہء عالی مقام کی چادر (قطعہ) 58
☆ وارث و مختار ہے نوشہ میرا (قطعہ) 59
☆ فرشتے قبر میں آئے تو صاف کہہ دوں گا۔ 59

بحضور چنبی والی سرکارؒ

☆ ہو بہو نوشہؒ کی تصویر ہے چنبی والاؒ 60
☆ السلام اے چنبی والےؒ السلام 61
☆ جدھر دیکھو نظر آتا ہے جلوہ 62
☆ السلام اے جلوۂ مظہر عشق خدا 63

بحضور سلطان ہادی حسینؒ

☆ السلام اے مرشد ہادی حسینؒ 64

بحضور سلطان ایوب شاہؒ

☆ السلام اے حضرت ایوب شاہؒ 66

غزلیات

☆ ستم رسیدہ ہے دل اور خیال بکھرے ہیں 69
☆ کیا کریں گے خوشی کو ہم لے کر 70
☆ خوشی و غم میں ڈھلتی رہتی ہے 71
☆ یہ روایت نہیں حقیقت ہے 72
☆ کانٹے بچھے ہیں گو مری راہ حیات میں 73
☆ پھول گلشن میں جب بھی کھلتا ہے 74
☆ اس بے مروّتی سے مرا دم نکل گیا 75
☆ بربادیوں کا ذکر کریں کس زباں سے ہم 76
☆ اظہار تمنا سے جلن اور بڑھے گی 77
☆ حادثے کروٹیں بدلتے ہیں 78
☆ افسانہ حیات کا عنوان ہو گئے 79

قطعات

☆ میں تو سب کچھ تیرے قدموں میں لٹا آیا ہوں 83
☆ سبز ماحول ٹھنڈے ساون کا 83
☆ دل کی بربادیوں کا ذکر نہ چھیڑ 84
☆ شہر سنسان راستے ویراں 84
☆ آج تک حافظے میں ہے محفوظ 85
☆ بڑے خلوص سے ہم جن کو اپنا کہتے ہیں 85

☆ جتنا تجھ کو قریب پاتا ہوں 86

گل ریزے 87

پنجاب رنگ

مناجات

☆ ر۔ رحمان رحیم غفور ایں توں 95
☆ م۔ مولا غفور ورحیم ایں توں 95
☆ تیرے در تے آن کے سر رکھیا 96

نعت

☆ نبی پاکؐ دا جدوں ظہور ہویا 97
☆ نبی پاک محمدؐ دی شان وکھری 97
☆ اسدی صفت رب آپ بیان کردا 98
☆ رب دا حکم اے پڑھو درود سارے 98
☆ سینے پاک مقدس تے اتر آیا 98
☆ بی بی آمنہؓ دی یارو گود اندر 99
☆ قیصر و کسریٰ دے کنگرے ڈھے پے سن 99

مناقب

حضرت علیؓ

☆ نبی پاکؐ دے چارے اصحاب سچے 103
☆ علیؓ علیؓ پکار دا جگ سارا 103

حضرت امام حسینؓ

☆ پاک محفل دے وچ میں کرن لگا 104
☆ مٹ گئے یزیدی نشان سارے 104
☆ وچھ گئی ماتم دی صف جہان اتے 105

حضرت غوث الاعظمؒ

☆ توں ایں آسرا بے سہاریاں دا 106
☆ دلا اٹھ چل اسدے دربار چلیے 106
☆ کل ولیاں دے مونڈھے تے قدم رکھیا 107
☆ تیری بارگہ رحمتاں والڑی اے 107

حضرت شاہ معروف خوشابیؒ

☆ آ کے چوکھٹ نوں شاہ و گدا چمن 107

حضرت نوشہ گنج بخشؒ

☆ کرناں سٹ کے اپنے نور دیاں 108
☆ کر کرم کیوں کہ گنج بخش ایں توں 108
☆ گنج بخش سدا اوندا جگ اتے 109
☆ رشک تکدیاں ہووے ملائکاں نوں 109
☆ ہونی اکھیاں کڈھ کے آکھدی اے 109

کافیاں

☆ آسرا تیرا نوشۂ عالم 110
☆ نوشہ کرم کما دے 111

☆ نوشہ پاک دالال نی 112
☆ سیو بھاگ جگاون چلیے 114

بحضور چبی والی سرکارؒ

☆ ڈاڈھی آن اولڑی جند میری 115
☆ چبی والیا ہو کے مرید تیرا 115
☆ سارے جگ وچوں وکھرا پیا دسے 116
☆ چبی والڑا ولی کمال سچا 116
☆ الف آؤ سہیلیو سنگ میرے 116
☆ غوث پاک میراں جدوں کرم کیتا 117
☆ دو جگ دے وچ مشہور ہویا 117

عارفانہ کلام

☆ اکھ جاگے میں جاگاں 118
☆ ک۔ کرم کر جائیں بے بس اتے 118
☆ منہ دے بھار بے دردیا سٹ چلیا ایں 119
☆ توں تے کہندا سیں مراں گا نال تیرے 119
☆ کدوں وچ سہاگناں میں ہوساں 119
☆ تیرے در تے آ کے سر رکھیا 120
☆ تیرے عشق دی اگ سینے لگ گئی اے 120
☆ کسے پاسے دی ہوش نہ رہی مینوں 120

شہریارِ اقلیمِ سخن

برصغیر پاک و ہند میں مخلوق خدا کی علمی و روحانی تربیت میں یہاں کے خانقاہی نظام کا بہت بڑا کردار رہا ہے۔ ان خانقاہوں کے سجادہ نشین حضرات علم و عمل میں یگانہ روزگار ہوتے تھے اور طالبان حق کی تربیت نہایت اعلیٰ پیمانے پر کرتے تھے۔ یہی افراد دین و تصوف کی تعلیم کے علاوہ علم و فن میں کمال پیدا کرنے کے طریقے اخذ کر کے جب یہاں سے فارغ التحصیل ہوتے تو کوئی حافظؒ و سعدیؒ کہلاتا، کوئی خسروؒ اور غنیمتؒ ہوتا۔ کوئی وارثؒ، بلھے شاہؒ کے نام سے پہچانا جاتا اور کوئی میاں محمدؒ و خواجہ فریدؒ بن کر دلوں اور ذہنوں پر ہمیشہ کے لیے نقش ہو جاتا۔ صاحبزادہ محبوب حسین نوشاہی بھی اسی خانقاہی نظام سے ابھرنے والے آفتاب و ماہتاب تھے جنہوں نے علم تاریخ، تصوف، موسیقی اور شاعری میں کمال پیدا کیا۔

صاحبزادہ محبوب حسین نوشاہیؒ پنجاب کے عظیم بزرگ حضرت نوشہ گنج بخشؒ کی گیارہویں پشت سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کا خاندان پانچ پشتوں سے سکھوئی ضلع جہلم میں آباد ہے۔ اس عظیم المرتبت ہستی نے 14 جولائی 1928ء

کی سہانی صبح اس دنیائے رنگ وبو میں آنکھ کھولی۔ اس مبارک لمحہ پر آپ کے پردادا حضرت سلطان علی شاہؒ نے اپنے دست مبارک سے گھٹی اور اپنا لعاب دہن آپ کے منہ میں ڈالا اور درازی عمر کی دعا دیتے ہوئے پیش گوئی فرمائی کہ یہ بچہ بڑا ہو کر صاحب سجادہ اور سلسلہ عالیہ نوشاہیہ کا ماہ منیر ثابت ہو گا۔ آپ کی اس پیشگوئی کو آپ کے خلیفہ مولانا نظام الدینؒ نے آئینہ اسرار میں دستار خلافت کے ضمن میں بیان کیا ہے۔

آپ نے مڈل کی تعلیم کے بعد مدرسہ حزب الاحناف لاہور میں سید ابو الحسنات کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا اور صرف و نحو، فقہ و تفسیر کی کتابیں پڑھیں۔ مطالعہ تاریخ وادب اور تحقیق وجستجو آپ کا محبوب ترین مشغلہ رہا۔ جبکہ علم موسیقی سے خاص انس تھا۔ ذاتی کتب خانہ اس قدر وسیع ہے کہ انسان اس میں گم ہو کر رہ جاتا ہے۔ مطبوعہ کتب کے علاوہ عربی، فارسی، اردو اور پنجابی زبان کے مخطوطات کا ذخیرہ آپ کے ذوق سلیم کی شہادت فراہم کرتا ہے۔ علم موسیقی سے متعلق آٹھویں صدی سے لیکر بارہویں صدی تک کے نادر و نایاب مخطوطات آپ کی لائبریری میں موجود ہیں۔

اصول طریقت کے مطابق آپ نے اپنے والد محترم کے دست حق پرست پر بیعت کی اور خلافت سے سرفراز کیے گئے۔ آپ کے والد مکرم نے 1965ء میں حضرت چنبی والی سرکارؒ کے سالانہ عرس مبارک کے موقع پر ہزاروں عقیدت مند کی موجودگی میں مسند نشین مقرر کیا۔ یوں عقیدت مندوں کے لیے رشد و ہدایت کا سلسلہ آپ کی وفات 5 اگست 1999ء تک جاری رہا۔ آپ کے ہزاروں مرید پاکستان کے کونے کونے میں پھیلے ہوئے ہیں۔ جو ہر سال سالانہ عرس کے موقع پر آپ کی خدمت میں حاضری دیتے۔ اس موقع پر ان کی والہانہ عقیدت وارادت قابل دید ہوتی۔ محفل جب

اپنے شباب پر پہنچتی تو عقیدت مند پروانہ وار آتے اور دیوانہ وار جھومنے لگتے۔ یوں لگتا ہے جیسے اس محبوب سجادہ نشین کے توسط سے پوری محفل کو حضرت نوشہ گنج بخشؒ کے روحانی تصرف نے اپنی لپیٹ میں لے لیا ہوا اور اس پر اپنی نوازشات کی چھتری تان دی ہو۔ یقیناً ایسے نابغہ روزگار چراغ لیکر ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملیں گے۔ صاحبزادہ محبوب حسین حضرت نوشہ گنج بخشؒ کی پوری اولاد میں نہایت عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ خاندانی اور انتظامی امور میں آپ کی رائے کو اسی طرح مقدم سمجھا جاتا تھا جس طرح خاندان کے سربراہ کی رائے کا احترام کیا جاتا ہے۔

آپ کے خانوادے نے تحریک پاکستان میں نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ آپ نے اپنے والد بزرگوار حضرت صاحبزادہ ھادی حسینؒ کے ہمراہ جہلم و پوٹھوہار میں قیام پاکستان کے سلسلے میں مسلم لیگ کے حق میں عوامی رائے ہموار کرنے میں گراں قدر خدمات انجام دیں۔ خضر گورنمنٹ کے خلاف سول نافرمانی کی تحریک کی رہنمائی پر آپ کے والد مکرم اور ان کے ساتھی مرزا مظہر حسین آف ملہال مغلاں، راجہ خیر مہدی آف دارا پور اور راجہ محمد سرور آف جہلم کو جیل میں قید کر دیا گیا۔ لیکن ان کے پیچھے اس تحریک کو زندہ رکھنے میں صاحبزادہ محبوب حسین نوشاہی اور ان کے دوست قاضی زاہد حسین وارثی نے نہایت ہی جانفشانی سے کام کیا۔ سنگھوئی دینہ اور سوبادہ سے باقاعدہ جلوس نکالتے رہے حتیٰ کہ خضر گورنمنٹ کو مستعفی ہونا پڑا۔

1948ء کے سرحد ریفرنڈم میں والد محترم کے ساتھ پیر صاحب مانکی شریف، راجہ غضنفر علی خان اور سردار شوکت حیات خان کے ہمراہ ایبٹ آباد، پشاور، کوہاٹ، بنوں اور ڈیرہ اسمٰعیل خان میں مسلم لیگ کی کامیابی کے لیے دن رات کام کیا۔ دراصل یہی وہ لوگ ہیں جن کی محنت پاکستان کی صورت

میں سامنے آئی۔ ان کے احسانات کا جس قدر بھی شکریہ ادا کیا جائے کم ہے۔

میں جب خود پی. ایچ ڈی کا مقالہ لکھ رہا تھا تو آپ کے ذاتی کتب خانے سے بھر پور استفادہ کیا۔ آپ نے کئی مہینے مجھے اپنے ہاں مہمان رکھا، بڑے فراخدلانہ طریقے سے میری رہنمائی کی اور میرے موضوع سے متعلق بہت مفید اور وسیع معلومات بہم پہنچائیں۔

ہفت روزہ قندیل کے نیوز ایڈیٹر ظہیر ہاشمی نے آپ کا تعارف کرواتے ہوئے بلا شبہ سچ کہا تھا کہ ”بے پناہ سوز و جذب، فراست و بصارت، ادب و شعور اور نجابت و شرافت کو ترتیب دے لیں تو ایک خوبصورت سا ڈھانچہ تیار ہوتا ہے جسے صاحبزادہ محبوب حسین نوشاہیؒ کہتے ہیں۔ آپ تاریخ کا گہرا مطالعہ رکھتے تھے۔ فطرت کی رعنائیوں کے شیدا، طریقت، حقیقت اور معرفت کے رموز سے آشنا، نشانِ عظمت و جلالت، فخرِ خانوادہ اور مینارۂ رشد و ہدایت، ملنسار، منکسر المزاج، شیریں گفتار متحمل مزاج تھے۔ ادیبوں میں قابلِ احترام شاعروں میں طرح مصرع، مریدوں میں پیر کامل اور مسافروں کے لیے بہترین مہمان نواز تھے۔

اسی قسم کے خیالات و جذبات کا اظہار کرتے ہوئے اسحاق آشفتہ نے اپنی کتاب تاریخ گجرات میں انھیں تاریخ ساز و تاریخ دان، عالم بے بدل، سراج الفہم اور منفرد علمی لہجے کی شخصیت قرار دیا ہے۔ گویا آپ کی شخصیت علم و آگہی کا ایک ایسا سمندر ہے جس کی ہر موج میں اوج نمایاں ہوتا ہے۔

آپ کے علمی و ادبی ذوق پر تبصرہ کرتے ہوئے پروفیسر قمر جرال نے آپ کو معروف علمی، ادبی اور تاریخی شخصیت تسلیم کیا ہے، جنہوں نے اپنے محدود وسائل کے باوجود بے شمار نادر و نایاب اور غیر مطبوعہ مخطوطات سے اپنی لائبریری کو مزین کیا ہوا ہے۔ ان کے ہاں اسلامی تاریخی، تحقیقی اور علمی ادبی

موضوعات پر بے شمار کتب و رسائل ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کے کتب خانے میں پنجاب پبلک لائبریری لاہور، پنجاب یونیورسٹی لائبریری اور انڈیا آفس لائبریری لندن کی بعض گراں بہا و نایاب کتب و مخطوطات کی نقول اور مائیکرو فلمیں بھی ہیں۔ انڈیا آفس لائبریری لندن سے ایک انتہائی نایاب کتاب کی فوٹو سٹیٹ کی لاگت تقریباً پندرہ ہزار پاکستانی روپے کے لگ بھگ آئی۔ اس سے ان کے علمی ادبی ذوق شوق اور کتابوں میں ان کی غیر معمولی دلچسپی کا بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ کتاب خرید کر پڑھنا اور پھر اسے اپنے حافظے کا حصہ بنا لینا ان کے اوصاف میں شامل تھا۔ اسی گہرے مطالعے کا اثر تھا کہ مختلف علوم پر ان کی گرفت خاصی مضبوط تھی۔ خاص طور پر علم تصوف، تاریخ، موسیقی اور شاعری میں انھیں مہارت تھی۔ ہزاروں عقیدت مندوں کے پیر ہونے کے باوجود انہیں لباس میں سادگی اور زمین پر سونا اچھا لگتا تھا۔ اللہ کی بندگی، شریعت کی پیروی، بزرگان دین سے محبت، غریبوں سے شفقت، مخلوق خدا کی بے لوث خدمت، انسانیت کا احترام ان کا پیغام تھا۔ اور یہی وہ نصب العین ہے جو سلسلہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ کے بزرگوں کا رہا ہے، جس کے امین حضرت صاحبزادہ محبوب حسین نوشاہیؒ تھے۔ یہی اعلیٰ اقدار ان کی سجادگی کی زیب و زینت تھیں۔ اعلیٰ اخلاق، پختہ کردار، متین و سنجیدہ، خوش گفتار، ایسی شخصیت سلسلہ عالیہ نوشاہیہ کے لیے نعمت خداوندی سے کم نہ تھی۔

5-اگست 1999ء کو وہ رحلت فرما گئے مگر ان کے فقر و درویشی کی خوشبو اور علم و عرفان کی روشنی کا سفر بدستور جاری ہے۔ جسکے ثبوت کے طور پر ستمبر، اکتوبر 1999ء میں حق نما کا خصوصی شمارہ ''صاحبزادہ محبوب حسین نوشاہیؒ نمبر'' کے طور پر شائع کیا گیا۔

یہ خصوصی نمبر چونکہ انکے چہلم پر پیش کیا جانا تھا اس لیے بہت کم وقت میں تیار کیا گیا۔ قلیل عرصے میں جس قدر کلام دستیاب ہو سکا اس کا انتخاب شامل اشاعت کر لیا گیا مگر یہ خواہش رہی کہ موقع ملنے پر صاحبزادہ صاحب کا مکمل کلام کتابی صورت میں ضرور سامنے لایا جائے۔ اس سلسلے میں چہلم کے بعد ان کے عزیزوں، عقیدت مندوں اور ملنے والوں سے مسلسل رابطہ رہا۔ چنانچہ کچھ کلام ہاتھ آ گیا جسے مرتب کر کے "دیوان محبوب" کے نام سے پیش کیا جا رہا ہے۔

صاحبزادہ صاحبؒ ایک فقیر اور درویش تھے۔ انکی طبیعت میں بے نیازی، عاجزی اور انکساری کا جذبہ بے حد نمایاں تھا۔ وہ علم رکھنے کے باوجود اپنے آپ کو عالم کہلانے سے گریزاں رہتے۔ اعلیٰ درجے کا شاعر ہونے کے باوجود رسائل و اخبارات میں اپنا کلام چھپوانے کی طرف توجہ نہ دیتے۔ بلکہ اپنا کلام مدون صورت میں سنبھال کر بھی نہ رکھا۔ جہاں آمد ہوئی لکھا، سنایا اور کاغذ کا وہ پرزہ کسی عقیدت مند نے تبرک سمجھ کر سنبھال لیا۔ آپ نہایت خوبصورتی سے فی البدیہہ شعر کہہ جاتے۔ خاص طور پر میلاد شریف کے حوالے سے ہونے والے نعتیہ مشاعروں میں کئی بار ایسی صورتحال دیکھنے میں آئی کہ سٹیج پر بیٹھے بیٹھے آمد ہوئی اور خوبصورت نعت و منقبت ہو گئی۔

اگرچہ صاحبزادہ صاحبؒ کو شاعری کا ملکہ قدرت کی طرف سے ودیعت ہوا تھا اور انہوں نے اس پر کسی سے اصلاح سخن بھی نہیں لی مگر نجمی برلاس مرحوم ان کے بہترین دوستوں میں سے تھے اور ان کے ساتھ اکثر ملاقاتیں رہتی تھیں۔ علمی ادبی موضوعات اور رموز فن پر گھنٹوں بحث ہوتی۔ نجمی برلاس مرحوم اردو غزل کے بہت اچھے شاعر تھے جبکہ صاحبزادہ صاحبؒ کو اردو اور پنجابی دونوں زبانوں میں شعر کہنے پر قدرت حاصل تھی۔

صاحبزادہ صاحب کی بے حد خواہش تھی کہ نجمی صاحب کی وفات کے بعد ان کا شعری مجموعہ چھپ جائے اور وہ اس کے لیے اپنی گرہ سے اہتمام کرنے کو بھی تیار تھے، مگر نجمی صاحب کے پس ماندگان کی عدم دلچسپی کے ہاتھوں ان کا شعری سرمایہ گردش لیل و نہار میں ہمیشہ کے لیے گم ہو کر رہ گیا جس کا محبوب حسین نوشاہیؒ کو ہمیشہ افسوس رہا۔

ایک طرف گھر کے علمی و روحانی ماحول نے صاحبزادہ صاحبؒ کے اندر علم و آگہی کی شمع روشن کر رکھی تھی تو دوسری جانب علم موسیقی نے ان کے اندر کے گداز کو بیدار کر کے انہیں مجموعہ سوز و گداز بنادیا تھا۔ یوں شاعری اور موسیقی کا حسین امتیاز انکی شخصیت کی پہچان بن گیا۔

صاحبزادہ محبوب حسین نوشاہیؒ کا خاندانی پس منظر چونکہ مذہبی علمی اور ادبی اعتبار سے روشن روایات کا حامل رہا اور صاحبزادہ صاحبؒ ان روایات کے تسلسل کو آگے بڑھانے میں ہمہ وقت مصروف رہے اس لیے ان کی شاعری میں اسکا عکس نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔ حمد، نعت، منقبت اور عارفانہ رنگ کا خوبصورت امتزاج پڑھنے سننے والے کو بے حد متاثر کرتا ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے روح کی آواز کو کسی نے نہایت سلیقے اور طریقے سے الفاظ کے خوبصورت پیرائے میں قید کر دیا ہے۔ الفاظ کی خوبصورت بندش، سادہ و پر کشش تراکیب کا موقع محل کے مطابق استعمال، جذبے کی صداقت، خیال کی نزاکت اور فکر کا موثر ابلاغ قاری کو سوز و گداز کی کیفیت سے ہمکنار کر جاتا ہے۔ شاعری میں یہ کیفیت اس وقت پیدا ہوتی ہے جب شاعر کے پاس کہنے کے لیے کچھ ہو اور وہ اظہار کے ہر پیرائے پر بھی قادر ہو۔ صاحبزادہ صاحبؒ کے ہاں یہ خوبی بدرجہ اتم موجود ہے۔ ذرا ملاحظہ کیجئے نعت کے حوالے سے

یہ چند اشعار :

محبوب ذوالجلال ہے خیر الانام ہے
شایان شان جس کے درود و سلام ہے

ہے اسکی ذات باعث تسکین انس و جاں
جو انبیاء میں باعث صد احترام ہے

وہ حضور رسالت مآب ﷺ کی ذات اقدس سے عشق کو اپنے لیے سرمایۂ حیات خیال کرتے تھے۔ چنانچہ میلاد کی رات اپنے ہاں محفل کا خصوصی اہتمام کرتے اور رات بھر صلوٰۃ و سلام کے نغمے گونجتے۔ میلاد کے حوالے سے ان کا ایک قطعہ دیکھئے جو زبان و بیان کی سادگی کے ساتھ ساتھ عشق و محبت کی خوبصورت مثال پیش کرتا ہے :

جشن میلاد مناؤ کہ حضورؐ آئے ہیں
محفلیں خوب سجاؤ کہ حضورؐ آئے ہیں
جھوم کر خوب پڑھو صل علیٰ صل علیٰ
حمد یہ شعر سناؤ کہ حضورؐ آئے ہیں

آپ کے کلام میں سلسلہ نوشاہیہ کے اکابر کے مناقب کے بھی خوبصورت نمونے موجود ہیں۔ خاص طور پر بانی سلسلہ نوشاہیہ سے انکی عقیدت بے مثل و بے مثال تھی :

مری آرزو میرا ارمان نوشہؒ
مرے درد دل کا ہے درمان نوشہؒ
ترا کام ہے سب کی مشکل کشائی
مری مشکلیں کردے آسان نوشہؒ

ترے در پہ جو آئے خالی نہ جائے
بڑا عام ہے تیرا فیضان نوشہؒ

O

پکڑ کر روضۂ عالی جناب کی جالی
میں اپنے درد کا قصہ سنانے آیا ہوں
گنہ گار ہوں امیدوار بخشش ہوں
حضور نوشہؒ خطا بخشوانے آیا ہوں
بڑے خلوص و محبت سے آج اے محبوبؔ
جبینِ شوق کو در پر جھکانے آیا ہوں

آپ کی پنجابی شاعری میں بھی یہ رنگ پوری طرح نمایاں ہے۔ حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی غوث الاعظمؒ کے ذکر خیر میں مولانا غنیمت کنجاہی کی طرح اکثر آبدیدہ ہو جاتے اور دیر تک اسی کیفیت میں رہتے۔ روح کی آواز کو لفظوں کے روپ میں ڈھال کر بارگاہ غوث میں یوں پیش کرتے ہیں :

تیری بارگہ رحمتاں والڑی اے رحمت ونڈدا ایں بکاں بھر بھر کے
تیرے باجھ نہ آسرا ہور کوئی میراں عرض سنی میری کن دھر کے
بیڑی روح دی غماں وچ ڈب گئی اے پیا روناں بغداد ول منہ کر کے
ایس عاجز غریب محبوب دا روح تیرے در تے پہنچیا مر مر کے

اس مجموعہ کلام میں آپ کو ان کی اردو غزل بھی ملے گی۔ غزل کا اپنا ایک پیرایہ اور لب و لہجہ ہوتا ہے۔ صاحبزادہ صاحبؒ نے اپنی غزل میں بھی سادگی و پرکاری کے خوب جوہر دکھائے ہیں۔ کہیں مجاز کے پردے میں حقیقت کی طرف اشارے ہیں تو کہیں غم جاناں کے روپ میں غم دوراں کو

موضوع سخن بنایا ہے۔ غزل میں زندگی کے نشیب و فراز، انکے نتیجے میں ٹوٹنے اور بننے والی قدروں کی گونج صاف سنائی دیتی ہے مگر خیالات کی جدت ہر جگہ نمایاں ہے :

افسانۂ حیات کا عنوان ہو گئے
اتنے قریب آئے مری جان ہو گئے
غم ہائے روزگار کی نیرنگیاں نہ پوچھ
کتنے چمن خلوص کے ویران ہو گئے
محبوبؔ ان رواجوں کی چوکھٹ پہ بارہا
انسان کس امید پہ قربان ہو گئے

سادہ سے لفظوں میں کام کی بات کہنے کا سلیقہ کوئی ان سے سیکھے :

یہ روایت نہیں حقیقت ہے
زندگی عشق سے عبارت ہے
میرے عصیاں کو دیکھنے والے
بھولنا آدمی کی فطرت ہے

O

ایسے بھی موڑ آئے محبت کی راہ میں
ساتھی بچھڑ گئے کبھی رستہ بدل گیا

جذبات کے اظہار پہ پہرے نہ بٹھاؤ
خاموش رہیں گے تو گھٹن اور بڑھے گی

اٹھیں گی اگر حق و صداقت کی صدائیں
یہ رسم و رہ دار و رسن اور بڑھے گی

مختصراً یہ کہ صاحبزادہ صاحبؒ کی شاعری ایک ایسا گلدستہ ہے جس میں حقیقت و معرفت کی خوشبو بھی اور عقیدت و جستجو کا رنگ بھی۔ مجھے امید ہے کہ ان کا شعری دیوان ان سے محبت کرنے والوں کی بزم عقیدت میں روشنی کیے رکھے گا۔

کلام کی دستیابی اور اسکی تدوین و ترتیب یقیناً ایک مشکل اور وقت طلب کام ہے۔ میں نے حتی المقدور اسے احسن طریقے سے انجام دینے کی پر خلوص کوشش کی ہے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ یہ مجھ اکیلے کے بس کی بات نہ تھی۔ تھوڑے سے عرصے میں اس کام کی تکمیل یقیناً محبوب صاحبؒ کے روحانی تصرف کا کمال ہے۔

آخر میں مجھے ان حضرات کا شکریہ ادا کرنا ہے جنہوں نے دیوان محبوب مرتب کرنے میری رہنمائی اور معاونت فرمائی۔ سب سے پہلے تو محبوب صاحبؒ کے اہل خانہ خصوصاً صاحبزادہ ناصر وحید نوشاہی (سجادہ نشین)، صاحبزادہ تنویر حسین نوشاہی، صاحبزادہ ابرار حسین نوشاہی اور ان کی علم پرور ہمشیرہ صاحبزادی سلمیٰ محبوب نوشاہی کے علاوہ لندن میں مقیم محبوب صاحبؒ کے خلیفہ محترم صوفی محمد یونس نوشاہی اور خدا مست ہمایوں صاحب کی دعاؤں کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ انہوں نے نہ صرف خود بلکہ محبوب صاحبؒ کے عقیدت مندوں سے کلام اکٹھا کر کے مہیا کرنے میں خلوص کا مظاہرہ کیا۔ محترم المقام جناب پروفیسر حفیظ تائب صاحب، محترم و مکرم صاحبزادہ نصرت نوشاہی صاحب اور برادرم ساقی گجراتی صاحب کا بے حد احسان مند ہوں کہ انہوں نے وقت کی کمی کے باوجود میرے ساتھ قدم قدم پر تعاون فرمایا، مفید مشورے دیئے اور یوں دیوان محبوب قارئین تک پہنچا۔

جنابِ مقصود احمد شرقپوری (پبلشرز) اور عزیزم محمد سدھیر (کمپوزر) بھی شکریے کے خصوصی طور پر مستحق ہیں، جنھوں نے بارش کے بے اعتبارے موسم میں اس دیوان کی اشاعت میں حق محبت ادا کیا۔

میں نے یہ سارا کام محبوب صاحبؒ کے ساتھ اپنی دوستی کو آگے بڑھانے اور ان کے اس علمی ادبی سرمائے کو محفوظ کرنے کی نیت سے کیا ہے۔ وہ دوستی جو ان کی زندگی میں بھی تھی، اب بھی ہے اور آئندہ بھی رہے گی۔ ان شاء اللہ :

اگر اس مرد قلندر نے میری اس خدمت و محبت کو قبول کر لیا تو میں سمجھوں گا کہ اس شہریار اقلیم سخن کے ساتھ میں نے اپنی دوستی کا تھوڑا سا قرض ادا کر دیا ہے اور میرے لیے یہی کافی ہے۔

یکم اگست 2000ء

ڈاکٹر عصمت اللہ زاہد
چیئرمین شعبہ پنجابی
یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور

علم و عرفان کا مرقّع۔ دیوانِ محبوب

دیوانِ محبوب، صاحبزادہ محبوب حسین نوشاہیؒ کے کلامِ محبوب کا مجموعہ ہے۔ جو انہی کے سلسلے کے نامور شاعر، محقق اور نقاد ڈاکٹر عصمت اللہ زاہد صدر شعبہ پنجابی، پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور کی ترتیب سے آراستہ ہوا ہے۔

اس دیوان میں حمد و نعت، سلام و منقبت کے علاوہ غزلیہ کلام اور قطعات بھی شامل ہیں۔ اردو کلام کے ساتھ پنجابی دوہڑے، کافیاں اور غزلیں بھی دیوان محبوب کا حصہ بنی ہیں اور مجھے اس بات پر بہت مسرت ہوئی کہ صاحبزادہ صاحب نے ہر صنف اور ہر زبان کا حق ادا کیا ہے۔ تمام تر کلام عارفانہ افکار و جذبات کی نمائندگی کرتا ہے۔ تصوف کے عمل کی ابتداء خود شناسی سے ہوتی ہے۔ صاحبزادہ صاحب خود شناسی کو بھی فیضان رسالت قرار دیتے ہوئے نعت میں کہتے ہیں۔؎

انساں کو اس کی ذات سے خود آگہی ملی
اس رحمتِ تمام کا فیضانِ عام ہے

مناقب زیادہ اپنے سلسلے کے بزرگوں کی ہی لکھی گئی ہیں اور ان سے گہری وابستگی اور والہانہ ترنگ کا اظہار ہوتا ہے۔

متصوف شعرا کی غزلوں میں روحانی واردات غالب ہوتی ہے۔ چنانچہ صاحبزادہ صاحبؒ کے غزلیہ کلام میں صوفیانہ افکار نمایاں ہیں۔ لیکن زندگی کے دوسرے مسائل کو بھی نہایت عمدگی سے موضوع سخن بنایا گیا ہے۔ قطعات و فردیات میں تازہ کاری کی عمدہ مثالیں بھی ملتی ہیں ایک بیت یوں ہے ؎

دھیان کے خوشنما دریچے سے
کوئی آواز دے رہا ہے مجھے

پنجابی کلام میں بے ساختگی عروج پر ہے اور اس میں ہر رنگ و آہنگ بھی موجود ہے۔

دعا ہے کہ یہ کلام بارگاہِ صمدیت میں پذیرا ہو کر خواص و عوام میں مقبول ہو اور فاضل مرتب کی کاوش ثمرور ہو۔

حفیظ تائب

قیل وقال

بیان، قدرت کا انمول عطیہ ہے۔ اس کا اظہار الفاظ میں ہوتا ہے۔ اچھے اور پیارے الفاظ دل کو تازگی بخشتے ہیں، اور جاذبیت بھی، اثر آفریں ہوتے ہیں اور حسین بھی، خوشبو کی طرح بکھرتے ہیں اور پریوں کی طرح اُترتے ہیں۔ عجب بہار دکھاتے ہیں۔ الگ الگ رہیں تو نثر، مربوط و منظّم ہو جائیں تو شعر کہلاتے ہیں۔

ایک لطیف اور خوبصورت شعر، جادو اثر ہوتا ہے۔ شعر خوبصورت خیالات کے سانچے میں ڈھل کر سامنے آئے تو قلب و روح کو متاثر کرتا ہے۔ تسکینِ جاں بنتا ہے۔ اس سے شاعر کی علمی استعداد، فکری لطافت، ذخیرہ الفاظ پر گرفت اور نزاکتِ خیال کا پتہ چلتا ہے۔ شعر کی ماہیّت سے ہی کسی شاعر کے مزاج اور ذوق سے آگاہی حاصل ہوتی ہے۔

اچھا شاعر فطرت کا نقیب اور محبت کا سفیر ہوتا ہے۔ اسے مبداء فیاض کی طرف سے الہامی نوعیت کی قوت، ودیعت ہوتی ہے۔ اس لیے اس کی زبان سے نکلتا ہوا ہر لطیف شعر انسانی احساسات کو اُبھارتا اور گدگداتا

ہے۔ دل کی گہرائی سے اُٹھے تو وجدان پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح شعر گوئی کا اپنا ایک اسلوب ہوتا ہے اور ایک انفرادی رنگ۔

حضرات خواجہ فریدؒ، سید بلھے شاہؒ، پیر وارث شاہؒ، مولا شاہؒ، سلطان باہوؒ، شاہ حسینؒ، سید بھیکؒ، قادری جالندھریؒ، شاہ بیدم وارثیؒ، میاں علی حیدرؒ، پیر مہر علی شاہؒ، محمد بوٹا گجراتی اور علامہ اقبالؒ نے اپنی عارفانہ صدائے شعر کے ساتھ انسانی قلوب وارواح میں محبتِ الٰہی کی چنگاری روشن کی اور معرفتِ ذاتِ الٰہی کی امنگ پیدا کی۔ انسانوں کو خود آگہی کا شعور بخشا اور سوزودرد کا مفید اثاثہ فراہم کیا۔ یہ قابلِ قدر لوگ بزمِ ہستی میں اخلاص مندی کا جذبہ عام کرتے، ہجر و فراق کے قصے چھیڑتے اور فکری سرمایہ کاری کے ساتھ انسانوں کو پیغامِ حق سناتے رہے۔

صوفیانہ شاعری کی عجب بہار ہے۔ اس کا اپنا ایک الگ مزاج اور معیار ہے۔ یہ وہ شاعری ہے جس کے ذریعے خود شناسی کے طلبگاروں اور حقیقت کے پرستاروں کو مقصودِ زندگی تلاش کرنے کا حوصلہ ملتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صوفیاء کا کلام، کلام کا بادشاہ ہوتا ہے۔ قلوب وارواح کو تازگی بخشتا ہے اور مُردہ دِلوں کے لیے آبِ بقا کا کام دیتا ہے۔

صاحبزادہ محبوب حسین نوشاہیؒ کی شاعری بھی انفرادی آبرو لیے ہوئے ہے۔ آپ حق پرست فقیر تھے۔ زندہ دل درویش تھے۔ فقرِ غیور کے پیشرو تھے۔ یادِ حق میں محو رہنے والے تھے۔ خود مسکراتے تھے اور مسکرادینے کے خوگر تھے۔ وقت زیادہ تر مطالعۂ کتب اور تنہائی میں گذارتے تھے۔ بات کرتے تو منہ سے پھول جھڑتے تھے۔ طرزِ تکلم عارفانہ اور عالمانہ تھا۔ اپنے ما فی الضمیر کو مختصر مگر جامع انداز میں بیان کرنے کا ہنر مندانہ سلیقہ رکھتے تھے۔ جس ماحول میں آپ نے آنکھ کھولی اور پرورش پائی علمی اور روحانی

اعتبار سے نہایت قابلِ قدر تھا۔ آپ امام سلسلہ نوشاہیہ حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخشؒ کی اولاد میں سے صاحبِ حال بزرگ تھے۔ چنانچہ آپ کے کلام میں ہمیں جابجا اس شاندار تربیتی ماحول کا اثر دکھائی دیتا ہے۔

بظاہر آپ نے کسی سخنور کے سامنے زانوئے تلمذ تہ نہیں کیے، نہ ہی کسی سے اصلاح لی۔ قادرِ مطلق کی مہربانی ہی آپ کی رہنمائی فرماتی رہی۔ تاہم آپ کے کلام میں ربط و تسلسل، اشعار کی بندش اور روانی آپ کے کہنہ مشق اور فطری شاعر ہونے کا ثبوت مہیا کرتی ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اوزان وبحور اور ردیف و قوافی کے رموز سے بھی آپ پوری طرح واقف تھے۔

جہاں تک صاحبزادہ صاحب کی روحانی اور علمی حیثیت کا تعلق ہے۔ وہ مسلمہ روزگار تھی۔ میں بڑے وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ایسی پُرکشش، ہر دلعزیز اور جامع شخصیت میں نے کہیں نہیں دیکھی۔ نرم مزاجی، انکساری، خوش اخلاقی، سادگی اور معاملہ فہمی آپ کی زندگی کے یادگار پہلو ہیں۔ آپکی آنکھوں میں نورِ باطن کی جھلک اور حیا کی چمک تھی۔ مسکراتے رہنا آپکی عادت، دوسروں کی دلجوئی آپ کی خصلت تھی۔ بڑے باریک بین انسان تھے۔ علماء آپکی قدر کرتے تو آپ بھی ان کے قدردان تھے۔ فنِ خطاطی اور موسیقی کے استادوں کا اکثر آپ کے ہاں آنا جانا رہتا تھا کہ آپ بھی کئی فنونِ لطیفہ کے ماہر تھے۔ تصوّف کے رموزو اسرار بیان کرنے پہ آتے تو دفتر کھول دیتے تھے۔

دیوانِ محبوب آپ کا تبرّکِ کلام ہے۔ اس میں لذّت شوق ہے اور روح کی تازگی کا سامان بھی۔ پڑھیے اور لطف اٹھائیے!

صاحبزادہ نصرت نوشاہی
نوشاہی منزل، شرقپور شریف
۳۱۔ جولائی ۲۰۰۰ء

علم وآگہی کا سمندر

آج سے تقریباً تین سال پیشتر میں ڈاکٹر عصمت اللہ زاہد صاحب سے ملنے ان کے دفتر اوری اینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی پہنچا تو اُن کے کمرہ میں ایک ایسی شخصیت سے ملاقات ہوئی جس کی آنکھوں سے شب بیداری کے آثار نمایاں تھے۔ یہ دبلے پتلے، دراز قد مگر باوقار انسان صاحبزادہ محبوب حسین نوشاہی صاحب تھے۔ چند منٹ کی ملاقات گویا صدیوں پر محیط تھی۔ وہ دوبارہ ملنے کا وعدہ کر کے کیا گئے کہ اپنی حسین یادوں کے سرمایہ سے میرے دامن قلب وذہن کو مالا مال کرتے گئے۔ چند ماہ بعد دوبارہ ملاقات ہوئی تو درویشانہ پہلو کے ساتھ ساتھ ان کا شاعرانہ پہلو بھی سامنے آیا۔ بظاہر کچھ نہ دکھائی دینے والا شخص علم وآگہی کا سمندر نکلا۔ صاحبزادہ صاحب سے یہ دو ملاقاتیں میری زندگی کے حسین ترین اور قیمتی لمحات میں شمار ہوتی ہیں۔

پچھلے سال جونہی ڈاکٹر زاہد صاحب نے ان کے وصال کی خبر سنائی تو میری پلکیں بھیگ گئیں۔ کاش اللہ تعالیٰ ان کو کچھ اور زندگی عطا کرتا اور میں

ان کے علم و عرفان سے کچھ عرصہ اور فیضیاب و بہرہ مند ہوتا۔ پچھلے دنوں ان کی شاعری پڑھنے کا اتفاق ہوا تو یوں محسوس ہوا گویا وہ میرے سامنے ہیں اور مَیں ان سے ہم کلام ہوں۔ صاحبزادہ صاحبؒ کی اردو اور پنجابی شاعری حمد و نعت، سلام، مناقب اور تصوّف پر مشتمل ہے۔ جبکہ غزل میں مجاز میں حقیقت کا رنگ بھرتے نظر آتے ہیں۔ سادگی، روانی، شگفتگی اور بے ساختگی ان کے کلام کا خاصہ ہے۔ عشق اور پیار (جو کائنات رنگ و بو کی بنیاد ہے) کے بارے میں ان کا نظریہ ہے کہ

لوگ اس کو گنہ سمجھتے ہیں
پیار انسان کی ضرورت ہے

صاحبزادہ صاحب اپنی شاعری کے ذریعے پیار اور محبت کا یہی پیغام دینا چاہتے تھے جس کی بنیاد پر معاشرے میں اخلاق و مرّوت کی دولت عام کی جاسکتی ہے، کیونکہ آج کے بے سکون معاشرے کو اسی کی ضرورت ہے۔

ساقی گجراتی

دیوانِ محبوبؒ

بکوشش [illegible] نوشاهی

۱۸ [illegible] ۶۸۶

حمد باری تعالیٰ

قادر ، کریم ، مالک و مشکل کشا ہے تو
یکتا ہے ، لاشریک ہے ، حاجت روا ہے تو

واحد ہے ، بے نیاز ہے ، سب سے بڑا ہے تو
خالق تمام خلق کا اے کبریا ہے تو

تیرے سوا نہیں ہے کوئی اور کارساز
کوئی نہیں ہے جس کا ، فقط آسرا ہے تو

ہر ذرہ تیری قدرت کامل پہ ہے گواہ
ہر سمت کائنات میں جلوہ نما ہے تو

پھیلا رہے ہیں سامنے تیرے ہی سارے ہاتھ
یا رب ہر اک فقیر کی سنتا دعا ہے تو

تیرے سوا نہیں کوئی معبود ، ذوالجلال
وارث ہے کائنات کا سب کا خدا ہے تو

محبوبؔ تیرے حال پہ ہو جائے گا کرم
جب اپنے کارساز کے در پر پڑا ہے تو

☆❄☆

یہی صبح و مسا کرتا ہوں مولا
تری حمد و ثنا کرتا ہوں مولا

مجھے اپنے کرم کی بھیک دینا
ترے در پر صدا کرتا ہوں مولا

ترے انوار کی بارش ہو دل پر
یہی ہر دم دعا کرتا ہوں مولا

خوشی آئے کوئی یا پھر کوئی غم
ترا ہی شکر ادا کرتا ہوں مولا

عطا کرنا مجھے دیدارِ محبوب
یہی بس التجا کرتا ہوں مولا

☆❄☆

نعتیہ کلام

محبُوبِ ذوالجلال ہے ، خیرُ الانامؐ ہے
شایانِ شان جس کے درود و سلام ہے

ہے اس کی ذات باعثِ تسکین انس و جاں
جو انبیاء میں باعثِ صد احترام ہے

ملتا ہے اُس کے نام سے مقصودِ زندگی
قائم اُسی کے نام سے یہ صبح و شام ہے

انسان کو اُس کی ذات سے خود آگہی ملی
اُس رحمتِ تمام کا فیضانِ عام ہے

ہے اُس کی ذات باعثِ تسکین روز گار
جو سارے انبیاء و رُسل کا امام ہے

اُس پر ہوئی ہے نعمتِ دُنیا و دیں تمام
سب سے بلند اس شہِ والا کا نام ہے

محبوبؒ خستہ حال پہ ہو جائے اِک نظر
یہ بھی درِ حبیبؐ کا ادنیٰ غلام ہے

مُبارک ہو مُبارک ہو کہ ختم المرسلیں آئے
شہِ کون و مکاں محبوبِ رب العالمیں آئے

زمین کی گود میں عرشِ معلّٰی کے مکیں آئے
پڑھو صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ سِدرہ نشیں آئے

اُنھیں کے نور سے روشن ہوا دنیا کا ہر گوشہ
سراپا نور بن کے سرورِ دنیا و دیں آئے

بشارت ہو غلاموں کو مُبارک ہو یتیموں کو
شفیعُ المُذنبیں آئے شفیعُ المُذنبیں آئے

☆❄☆

شاہِ دو عالم فخرِ رسولاں ، صلی اللہ علیہ وسلّم
باعثِ خلقتِ بزمِ امکاں ، صلی اللہ علیہ وسلّم

نورِ ہدایت ہادیٔ اعظم بزمِ رُسل کے صدرِ معظّم
جن کا ثناء خواں آپ ہے یزداں ، صلی اللہ علیہ وسلّم

سب سے افضل سب سے نرالے ' عاصی اُمّت کے رکھوالے
ذاتِ گرامی شافعِ عِصیاں ، صلی اللہ علیہ وسلّم

☆❋☆

مظہرِ فطرت، جلوۂ قدرت، صلی اللہ علیہ وسلّم
فخرِ دو عالم جانِ مشیّت، صلی اللہ علیہ وسلّم

کعبۂ ایماں قبلۂ ملت، صلی اللہ علیہ وسلّم
بدرِ منوّر مہرِ سیادت، صلی اللہ علیہ وسلّم

نورِ مجسّم شانِ رسالت، صلی اللہ علیہ وسلّم
پیکرِ شفقت آیۂ رحمت، صلی اللہ علیہ وسلّم

جشنِ میلاد مناؤ کہ حضورؐ آئے ہیں
محفلیں خوب سجاؤ کہ حضورؐ آئے ہیں
جُھوم کر خوب پڑھو صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ
حمدیہ شعر سناؤ کہ حضورؐ آئے ہیں

سلام

السّلام اے مجتبیٰ و مصطفیٰؐ　　نورِ حق شمس الضّحیٰ بدرُ الدُّجیٰ
السّلام اے واقفِ رازِ ازل　　السّلام اے انتخابِ عزّوجل
السّلام اے تاجدارِ انبیاء　　السّلام اے مظہرِ نُورِ خدا
السّلام اے سیّدِ خیرالوریٰ　　السّلام اے پرتَوِ ظلِّ اِلٰہ
السّلام اے رحمتِ کون ومکاں　　السّلام اے سیّدِ عرضِ جہاں
رازِ اَو ادنیٰ کے محرم السّلام　　مہبطِ وحیٔ مکرّم السّلام
افتخارِ نسلِ آدم السّلام　　وجہِ تقویم دو عالم السّلام
ابنِ مریم کی بشارت السّلام　　مخزنِ جود و سخاوت السّلام
اے امامِ مرُسلیں صادق امیں　　آپکی صورت ہے پس نورِ مبین
آپ کی ذاتِ مقدّس پر درود　　بھیجتا ہے ہر گھڑی ربِّ وجود
ہر گھڑی ان پر صلوٰۃ اور السّلام　　آلِ پاکِ مصطفیٰؐ پر السّلام
اور شہیدِ کربلا پر السّلام　　ان کے اصحابِ وفا پر السّلام
رَبِّ کائنات کے پیارے رسولؐ　　ہم غلاموں کا یہ ہدیہ ہو قبول

مناقب

نذرانۂ عقیدت

بحضور فخر الاولیا امام الاصفیاء اعلیٰحضرت سیّد معروفؒ خوشانی چشتی قادری

السّلام اے حضرتِ معروف شہ　　السّلام اے شمعِ بزمِ مصطفےٰؐ
اے کہ تو گہوارۂ انوارِ حق　　اے کہ تو سرچشمۂ اسرارِ حق
اے کہ تو ہے قبلۂ ایمان ودیں　　اے کہ تو ہے راحتِ قلبِ حزیں
اے کہ تو ہے شاہبازِ لامکاں　　اے کہ تو ہے سجدہ گاہِ عاشقاں
اے کہ تو ہے عابدِ شب زندہ دار　　اے کہ تو ہے پنجتن کی یادگار
اے کہ تو ہے آفتابِ معرفت　　اے کہ تو ہے انتخابِ معرفت
اے کہ تو مشہور ہے بندہ نواز　　اے کہ تو دُکھتے دلوں کا چارہ ساز
باعثِ رحمت ہے بس تیرا ظہور　　تیری بخشش کا ہے چرچا دُور دُور
اپنا حالِ دل سنانے آیا ہوں　　اپنی بگڑی کو بنانے آیا ہوں
ضبط مشکل ہے بہت مجبور ہوں　　منزلِ مقصود سے میں دُور ہوں
ایک تیرے نام کا ہے آسرا　　کوئی بھی میرا نہیں تیرے سوا
فی سبیل اللہ میری فریاد سُن　　از طفیلِ والئ بغداد سُن
اہلِ دنیا نے ستایا ہے مجھے　　آتشِ دل نے جلایا ہے مجھے

گردشِ ایام کے چکر میں ہوں　　اے میرے وارث میں چپ کیونکر رہوں
یوں تو میری زندگی بیکار ہے　　تیری بخشش ہو تو بیڑا پار ہے
تیرے لطفِ خاص کا ہے ذکر کیا　　تو نوازے جن کو ان کو فکر کیا
مرشد و آقا ہے قِصّہ مختصر　　سلے مری آشفتہ حالی کی خبر
وقت ہے مشکل کشائی کیجئے　　قیدِ غم میں ہوں رہائی کیجئے
فی سبیل اللہ کرم کر دیجئے　　خالی جھولی ہے مری بھر دیجئے
جو بھی آئی ہے مصیبت ٹال دے　　میرے کل عیبوں پہ پردہ ڈال دے
لاڈلا تیرا ہے نوشہؒ بادشہ　　ایسی نسبت کا ہے تجھ کو واسطہ
بخش دے آقا میرے جرم و قصور　　سر بہ خم حاضر ہوں میں تیرے حضور
بھول جا جو بھی مری تقصیر ہے　　تو سراپا لطف کی تصویر ہے
زیست کے قابل کوئی ماحول دے　　اپنی بخشش کے دریچے کھول دے
دل کی بیتابی یہاں لے آئی ہے　　خالی جاؤں یہ بڑی رسوائی ہے
لاج رکھ لینا بھرے دربار میں　　میں سوالی ہوں تری سرکار میں

یہ مری نذرِ عقیدت ہو قبول
ایک مفلس کی محبت ہو قبول

☆❄☆

سلامِ عقیدت

بحضور فخرِ اولیاء امام العارفین وحیدالعصر حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش
قدس سرہٗ صاحبِ سلسلہ نوشاہیہ

السّلام اے نوشۂ عالم سلام　　السّلام اے ہادیِ اعظم سلام
السّلام اے چشمۂ آبِ بقا　　السّلام اے موجۂ بحرِ صفا
السّلام اے ناظرِ انوارِ حق　　السّلام اے کاشفِ اسرارِ حق
السّلام اے سرورِ دنیا و دیں　　السّلام اے نورِ شمس العارفین
السّلام اے کعبۂ علم و عمل　　السّلام اے نغمۂ سازِ ازل
السّلام اے مشعلِ راہِ ہُدیٰ　　السّلام اے نورِ چشمِ مرتضےٰؓ
السّلام اے بلبلِ باغِ رسولؐ　　السّلام اے گلشنِ زہراؓ کے پھول
السّلام اے نورِ صبحِ صادقاں　　السّلام اے شمعِ بزمِ عارفاں
السّلام اے شاہدِ بزمِ جمال　　السّلام اے گوہرِ تاجِ کمال
السّلام اے مظہرِ شانِ رسولؐ　　السّلام اے راحتِ جانِ بتولؓ
السّلام اے کعبۂ ایمانِ ما　　السلام اے جانِ ما، جانانِ ما
جلوۂ حسنِ حقیقت السّلام　　ماہِ تابانِ طریقت السّلام
مطلعِ انوارِ یزداں السّلام　　خسروِ اقلیمِ عرفاں السّلام
گوہرِ دریائے رحمت السّلام　　پیکرِ لطف و عنایت السّلام

السّلام اے نوشۂ عالی مقام
راہنمائے اُمتِ خیرُالانام

قطعہ

مخزنِ عرفان ہیں، سرکار نوشہ گنج بخشؒ
اولیاء کی جان ہیں سرکار نوشہ گنج بخشؒ
فقر کے سلطان ہیں سرکار نوشہ گنج بخشؒ
دینِ حق کی شان ہیں سرکار نوشہ گنج بخشؒ

صد صد سلام نوشۂ عالم بہ روئے تو
صد صد سلام ہادیِ اعظم بہ روئے تو

صد صد سلام مخزنِ اخلاقِ مصطفےٰؐ
صد صد سلام رونقِ گلزارِ مرتضےٰؑ

صد صد سلام سرور و سردارِ اولیاء
صد صد سلام نوشۂ عالم پناہِ ما

بر تو امامِ راہِ شریعت سلامہا
بر جلوہٴ تو حُسنِ طریقت سلامہا

مشکل کشا فقیر و ولی بر تو صد سلام
انساں نواز و ابنِ سخی بر تو صد سلام

☆❄☆

سلامٌ علیٰ نوشہءِ دین و ملّت　　سلامٌ علیٰ نورِ صبحِ ولایت

سلامٌ علیٰ شمعِ دینِ پیمبر　　سلامٌ علیٰ روحِ محراب و منبر

سلامٌ علیٰ شرحِ اسرارِ وحدت　　سلامٌ علیٰ ترجمانِ حقیقت

سلامٌ علیٰ ماہِ چراغِ عبادت　　سلامٌ علیٰ جانِ زہد و ریاضت

سلامٌ علیٰ تاجدارِ ہدایت　　سلامٌ علیٰ نورِ صبحِ سعادت

سلامٌ علیٰ مخزنِ نورِ عرفاں　　سلامٌ علیٰ منبعِ جود و احساں

سلامٌ علیٰ حامیِ غم شناساں　　سلامٌ علیٰ تکیہ گاہِ غریباں

☆❄☆

شاہِ ولایت ہادیٔ اعظم نوشۂ عالم نوشۂ عالم
بزمِ ہُدیٰ کا صدرِ مکرّم نوشۂ عالم نوشۂ عالم

O

روئے مقدس روشن روشن بوئے معطّر گلشن گلشن
قلزمِ احساں جود مجسم نوشۂ عالم نوشۂ عالم

O

طینت مطہر حُب خلائق عابِد صادق بحرِ حقائق
رُکنِ شریعت قبلۂ عالم نوشۂ عالم نوشۂ عالم

O

حُسن سراپا جلوۂ قدرت ماہِ منوّر صبحِ سعادت
فقروغنا کا نیّرِ اعظم نوشۂ عالم نوشۂ عالم

O

رحم کا مالک عفو کا آقا فیض کا چشمہ لُطف کا دریا
غم کا مداوا زخم کا مرہم نوشۂ عالم نوشۂ عالم

O

پیکرِ ایماں حق کی گواہی جلوۂ یزداں نورِ الٰہی
جانِ طریقت نفسِ مکرم نوشۂ عالم نوشۂ عالم

O

دولتِ عرفاں روحِ شریعت مرشدِ پاکاں بارشِ رحمت
ابرِ کرم ملجائے عالم نوشۂ عالم نوشۂ عالم

مری آرزو میرا ارمان نوشہؒ
مرے دردِ دل کا ہے درمان نوشہؒ

تو آقا و مولا تو قبلہ و کعبہ
بنا ہے تُو عالم کا سلطان نوشہؒ

تو ہر تشنہ لب کے لئے بحرِ رحمت
نرالی ہے سب سے تری شان نوشہؒ

ترا کام ہے سب کی مشکل کشائی
مری مشکلیں کر دے آسان نوشہؒ

ترے در پہ جو آئے خالی نہ جائے
بڑا عام ہے تیرا فیضان نوشہؒ

یہی ہے تمنا یہی آرزو ہے
ترے در پہ نکلے میری جان نوشہؒ

نہیں صرف محبوبؒ ہی تیرا خادم
ہے سارا جہاں تجھ پر قربان نوشہؒ

چادر

بحضور نوشہ گنج بخشؒ

جنابِ نوشہؒ کی چادر چڑھانے آیا ہُوں
میں اپنا بگڑا مقدر بنانے آیا ہوں

پکڑ کے روضہء عالی جناب کی جالی
میں اپنے درد کا قِصّہ سنانے آیا ہوں

گنہگار ہوں امیدوارِ بخشش ہوں
حضورِ نوشہؒ خطا بخشوانے آیا ہوں

بڑے خلوص و محبت سے آج اے محبوبؒ
جبینِ شوق کو در پر جھکانے آیا ہوں

☆❄☆

چادر

حضورِ نوشہء عالی مقام کی چادر
قبول کیجئے مولا غلام کی چادر
ہمارے سارے گناہوں کو ڈھانپ لیتی ہے
بہت کریم ہے میرے امام کی چادر

☆❄☆

قطعہ

وارث و مالک و مختار ہے نوشہؒ میرا
کل کا حامی و مددگار ہے نوشہؒ میرا
مرحبا ابنِ سخی ابنِ سخی ابنِ سخی
نائب حیدرِ کرّار ہے نوشہؒ میرا

قطعہ

فرشتے قبر میں آئے تو صاف کہہ دونگا
میں کہلواتا ہوں بندہ حضور نوشہؒ کا
گنہگار ہوں لیکن میں خوش نصیب بھی ہوں
کہ میرے سر پر ہے سایہ حضور نوشہؒ کا

☆❄☆

بحضور چنبی والی سرکارؒ

قطعہ

ہو بہو نوشہؒ کی تصویر ہے چنبی والاؒ
مجھے کیا فکر مرا پیر ہے چنبی والاؒ
اس کے جلوے تو سرِ عام نظر آتے ہیں
لوگ کہتے ہیں کہ مستور ہے چنبی والاؒ

☆❋☆

سلام

بحضور چنبی والی سرکارؒ

السّلام اے چنبی والےؒ السّلام السّلام اے جگ اُجالے السّلام
السّلام اے غمگسار و داد رس السّلام اے چارہ گر فریاد رس
السّلام اے نورِ آلِ گنج بخش پر توِ حُسنِ جمالِ گنج بخشؒ
نوشۂ عالم کے پیارے السلام ہم غریبوں کے سہارے السلام
نوشہ عالم کے جانی السّلام بھُورے والے کی نشانی السلام
چنبی والےؒ نورِ وحدت السّلام قبلہء اہلِ بصیرت السلام

السّلام اے دُرِّ نابِ معرفت
السّلام اے آفتابِ معرفت

☆❄☆

جدھر دیکھو نظر آتا ہے جلوہ چنبی والےؒ کا
جہاں میں ہر طرف ہے بول بالا چنبی والےؒ کا

وہی ہے مرضی مولا کی جو مرضی چنبی والےؒ کی
ہے چنبی والاؒ مولا کا ہے مولا چنبی والےؒ کا

اسی پرنور کی تابانی سے چھٹ جاتی ہے تاریکی
جمالِ نورِ حق ہے روئے زیبا چنبی والےؒ کا

ہمیں جو کچھ بھی ملتا ہے اسی کے صدقے ملتا ہے
سراپا فیض کا چشمہ ہے روضہ چنبی والےؒ کا

میں سمجھوں دولتِ کونین حاصل ہوگئی مجھ کو
زہے قسمت جو مل جائے وسیلہ چنبی والےؒ کا

یہ وہ در ہے کہ جس پر رحمتیں تقسیم ہوتی ہیں
نرالا سب سے ہے محبوبؔ رُتبہ چنبی والےؒ کا

☆❄☆

السّلام اے مظہرِ عشقِ خدا   السّلام اے چھی والےؒ پیشوا
السّلام اے شمعِ دینِ مصطفٰےؐ   السّلام اے دلبرِ آلِ عبا
السّلام اے نورِ حق جانِ علیؓ   السّلام اے گنجِ اسرارِ خفی
السّلام اے بحرِ توحید و یقیں   السّلام اے محرمِ اسرارِ دیں
السّلام اے غمگسار و دادرس   السّلام اے مونس و فریادرس
السّلام اے رازدارِ گنج بخشؒ   السّلام اے یادگارِ گنج بخشؒ
نوشہؒ عالم کے جانی السّلام   گنجِ اسرارِ معانی السّلام
چھیؒ والے نورِ وحدت السّلام   قبلۂ اہلِ بصیرت السّلام

السّلام اے دستگیرِ خاص و عام
تیری ذاتِ پاک پر لاکھوں سلام

☆❄☆

بحضور سلطان ہادی حسین شاہ

O

السّلام اے مرشدِ ہادی حسین
السّلام اے ملک شہ کے نورِ عین

السّلام اے نورِ آلِ گنج بخشؒ
پرِ توِ حسن و جمالِ گنج بخشؒ

مُلک شہؒ کی آنکھ کے تارے سلام
اپنے بابا جان کے پیارے سلام

اے کہ تو مشہور تھا نزدیک و دور
یوں ہوا ہے دہر میں تیرا ظہور

نام تیرا لے رہے ہیں دم بہ دم
تیری مجلس پاک میں حاضر ہیں ہم

اپنی جدِ پاک کی وہ بات رکھ
اُٹھ یتیموں کے سروں پر ہاتھ رکھ

مرشد و آقا سلامی کر قبول
ہم غریبوں کی غلامی کر قبول

میرے مرشد پاک تجھ پر صد سلام
بے حساب و بے عدو، بے حد سلام

☆❄☆

بحضور سلطان ایوب حسین شاہؒ

السّلام اے حضرتِ ایوب شاہؒ   السّلام اے پاک طینت پارسا
السّلام اے صاحبِ روشن ضمیر   السّلام اے بے مثال و بے نظیر
السّلام اے غمگسارِ بیکساں   السّلام اے درد مند و مہرباں
السّلام اے فانیٔ عشقِ رسولؐ   السّلام اے خادمِ آلِ بتولؓ
السّلام اے بندہ پرور مردِ حق   زندگی تیری سراپا ہے سبق
گنجِ اسرارِ معانی السّلام   چنبیؒ والے کی نشانی السّلام
گنجِ اسرارِ معانی السّلام   پیر ہادی کی نشانی السلام
پیکرِ صبر و رضا عالی مقام   اے مرے ماں جائے تم پر صد سلام

السّلام اے گلشنِ نوشہؒ کے پھول
اپنے بھائی کی محبت کر قبول

☆❄☆

غزلیات

ستم رسیدہ ہے دل اور خیال بکھرے ہیں
محبّتوں کے ہزاروں وبال بکھرے ہیں

یہ اور بات کہ لب اپنے سی لیے ہم نے
وگرنہ ہونٹوں پہ کتنے سوال بکھرے ہیں

میں سوچتا ہوں کہ تم ساتھ کس طرح دو گے
قدم قدم پہ رواجوں کے جال بکھرے ہیں

کہاں ہیں عیشِ بہاراں کو دیکھنے والے
کہ زرد پتّے بھی اب خال خال بکھرے ہیں

یہ کس کی بزم سے محبوبؔ اُٹھ کے آئے ہو
بڑا اداس ہے چہرہ یہ بال بکھرے ہیں

☆❄☆

○

کیا کریں گے خوشی کو ہم لے کر
جی رہے ہیں تمہارا غم لے کر

تم نے عہدِ وفا کو توڑ دیا
مر مٹے ہم تری قسم لے کر

ایسے رہبر کی میں تلاش میں ہوں
چل سکے ساتھ دو قدم لے کر

لوگ کہتے ہیں مر گیا محبوبؔ
میں تو آگے چلوں گا دم لے کر

☆❄☆

خوشی و غم میں ڈھلتی رہتی ہے
زندگی رُخ بدلتی رہتی ہے

آندھیاں لاکھ اُٹھیں حوادث کی
پیار کی شمع جلتی رہتی ہے

میرے اس دل کے آبگینے میں
تیری تصویر ڈھلتی رہتی ہے

آزماؤ نہ اتنا میرا خلوص
سوچ بھی رُخ بدلتی رہتی ہے

جب سے بچھڑے ہو مجھ سے اے محبوبؔ
زندگی ہاتھ ملتی رہتی ہے

☆❄☆

○

یہ روایت نہیں حقیقت ہے
زندگی عشق سے عبارت ہے

میرے رعصیاں کو دیکھنے والے
بھولنا آدمی کی فطرت ہے

چند لمحوں مین روٹھ جاتی ہے
زندگی کتنی بے مروت ہے

تیرا ملنا محال ہے لیکن
جستجو روح کی عبادت ہے

میرے محبوب اب تو تیرے بغیر
زندگی قید با مشقت ہے

☆❄☆

کانٹے بچھے ہیں گو مری راہِ حیات میں
لغزش نہیں مگر مرے پائے ثبات میں

اپنا سراغ مل نہ سکا عمر بھر مجھے
کچھ اس طرح سما گئے تم میری ذات میں

ساقی تری نگاہِ محبت کی خیر ہو
رونق سی آگئی ہے دوبارہ حیات میں

فطرت کی ایک صاف ہدایت کے باوجود
انساں سمٹ کے رہ گئے ذات و صفات میں

محبوبؔ اُن کی یاد ہے سرمایۂ حیات
لمحے گذر گئے جو محبت کی رات میں

☆❋☆

پھول گلشن میں جب بھی کھلتا ہے
درد سینے میں جاگ اُٹھتا ہے

جب بھی تنہائیاں ستاتی ہیں
تجھ سے ملنے کو جی ترستا ہے

اتنی شدت سے یاد آتے ہیں
دونوں آنکھوں سے مینہ برستا ہے

دل کی نگری اجاڑنے والے
گھر بڑی مشکلوں سے بستا ہے

لوگ چہروں کو پڑھ بھی لیتے ہیں
غم چھپانے سے کب یہ چھپتا ہے

جانے محبوبؔ کیا ہوا تجھ کو
رات دن یوں بھٹکتا رہتا ہے

☆❄☆

اس بے مروّتی سے مرا دم نکل گیا
بدلی تری نگاہ تو کیا کیا بدل گیا

کم ہو سکے نہ تیری جدائی کے فاصلے
میں تیری جستجو میں کہاں تک نکل گیا

ایسے بھی موڑ آئے محبت کی راہ میں
ساتھی بچھڑ گئے کبھی رستہ بدل گیا

یادوں کی انجمن میں تم آئے ہو اسطرح
جیسے کوئی چراغ اندھیرے میں جل گیا

محبوبؔ پھول جل اُٹھے کلیاں سُلگ اُٹھیں
یہ کون آکے صحنِ چمن سے نکل گیا

☆❄☆

بر بادیوں کا ذکر کریں کس زباں سے ہم
اے دوست اتنا حوصلہ لائیں کہاں سے ہم

جب تیرے ہی حوالے سے پہچانتے ہیں لوگ
اپنا وجود کیسے چھپائیں جہاں سے ہم

کچھ ایسا پیچ دار تھا منزل کا راستہ
آخر پلٹ کے آئے چلے تھے جہاں سے ہم

بچھڑے تھے جس مقام پہ محبوبؔ ہم کبھی
کرتے ہیں ابتدائے سفر پھر وہاں سے ہم

☆❄☆

اظہارِ تمنا سے جلن اور بڑھے گی
تم سامنے ہو گے تو لگن اور بڑھے گی

جذبات کے اظہار پہ پہرے نہ بٹھاؤ
خاموش رہیں گے تو گھٹن اور بڑھے گی

گو منزلِ مقصود بڑی دُور ہے لیکن
رُک جائے مسافر تو تھکن اور بڑھے گی

یہ دردِ محبت ہے کبھی کم نہیں ہوتا
اے دوست تسلی سے چبھن اور بڑھے گی

اُٹھیں گی اگر حق و صداقت کی صدائیں
یہ رسم و رہِ دارو رسن اور بڑھے گی

☆❄☆

حادثے کروٹیں بدلتے ہیں
کب بُرے وقت آ کے ٹلتے ہیں

میں تو اک بھُولا بھٹکا راہی ہوں
آپ کیوں میرے ساتھ چلتے ہیں

بھیگی بھیگی اداس راتوں میں
آرزؤں کے دیپ جلتے ہیں

حادثے آنکھ کھول دیتے ہیں
گِر کے ہی آدمی سنبھلتے ہیں

نیند محبوبؔ کیوں نہیں آتی
اسکی یادوں میں رات جلتے ہیں

☆❋☆

افسانۂ حیات کا عنوان ہو گئے
اتنے قریب آئے مری جان ہو گئے

صدمے تری جُدائی کے پہلے ہی کم نہ تھے
تجھ سے ملے تو اور پریشان ہو گئے

غم ہائے روزگار کی نیرنگیاں نہ پُوچھ
کتنے چمن خلوص کے ویران ہو گئے

یہ ارتقاءٗ کی صبحِ منوّر کا عکس ہے
خاموش شہر راستے سُنسان ہو گئے

جانِ بہار تیرے ارادوں کو دیکھ کر
یادوں کے پھُول کھِل کے پریشان ہو گئے

محبوبؔ ان رواجوں کی چوکھٹ پہ بارہا
انسان کس اُمّید پہ قربان ہو گئے

☆❄☆

قطعات

میں تو سب کچھ ترے قدموں میں لٹا آیا ہوں
اب مرے پاس دعاؤں کے سوا کچھ بھی نہیں
اے مرے دوست بہاروں کا سماں بیت گیا
اب یہاں گرم ہواؤں کے سوا کچھ بھی نہیں

سبز ماحول ٹھنڈے ساون کا
میرے احساس کو جگاتا ہے
رات کو چاند جب بھی روشن ہو
آپ کا چہرہ یاد آتا ہے

دل کی بربادیوں کا ذِکر نہ چھیڑ
پیار تو بھول ہے جوانی کی
ہائے وہ رات پھر نہ آئی کبھی
جو تھی سرخی مری کہانی کی

شہر سُنسان راستے ویراں
کتنا مایوس کن سویرا ہے
اپنے چہرے سے روشنی دے دو
دل کی دنیا میں گھُپ اندھیرا ہے

آج تک حافظے میں ہے محفوظ
ایک ایسا شباب دیکھا تھا
عمر اِس سوچ میں تمام ہوئی
تم ملے تھے کہ خواب دیکھا تھا

بڑے خلوص سے ہم جن کو اپنا کہتے ہیں
قریب رہ کے بھی وہ دُور دُور رہتے ہیں
غمِ زمانہ کی گھڑیو ، ذرا ٹھہر جاؤ
کسی حسین سے ہم دل کی بات کہتے ہیں

جتنا تجھ کو قریب پاتا ہوں
خود بخود آپ کھویا جاتا ہوں
تیری یادوں کا آسرا لے کر
پھر خیالوں میں ڈوب جاتا ہوں

☆❄☆

گل ریزے

کٹی ہے عمر اسی کشمکش میں اے محبوبؔ
نہ ہم خیال ہے اپنا نہ ہم زباں کوئی

O

جو بھی انسان کے احساس کو زخمی کر دے
ایسی ہر رسم کو دنیا سے مٹا دو یارو

O

جذبہ رکھتے ہو تو حالات کی گردش روکو
وقت کے ساتھ بدلنا کوئی دستور نہیں

O

بدلی تیری نظر تو زمانہ بدل گیا
ہر سانس اب تو درد کے سانچے میں ڈھل

O

جذبہ رکھتے ہو گر تو ہمت سے
چھین لو اپنا حق زمانے سے

O

یہ بھی کتنی ستم ظریفی ہے
سوچ پر بھی ہزار پہرے ہیں

O

سمٹ آئے ہیں کس ہستی کے جلوے میری آنکھوں میں
کہ جس جانب نظر اُٹھی وہی چہرہ نظر آیا

O

جن کا احساس زخم خوردہ ہے
ان کو جینے کی کیا خوشی ہوگی

O

ایسے جینے سے موت بہتر ہے
زندگی زندگی سے ہوتی ہے

O

دھیان کے خوشنما دریچے سے
کوئی آواز دے رہا ہے مجھے

☆❄☆

پنجاب رنگ

مناجات

O

ر۔ رحمان رحیم غفور ایں توں ، تینوں صغریٰؓ بے آس دا واسطہ ای
کر دُور اداسیاں میریاں نوں ، تینوں زینبؓ اداس دا واسطہ ای
جیہڑے قاسم دے مکھڑے تے پئے ہوسن ، اوہناں پُھلّاں دی یاس دا واسطہ ای
مار رحمت دا چھٹا محبوبؐ اُتے ، تینوں اصغرؓ دی پیاس دا واسطہ ای

O

م۔ مولا غفور ورحیم ایں توں ، تیرے باجھ رلکھیاں کیہڑ اٹالدا ای
چارے طرف مصیبتاں گھیر لیا ، دُکھ لوں لوں پیا اگ بالدا ای
تیرے اگے کیہ دُکھڑے پھول دساں ، پتا سب تینوں میرے حال دا ای
کر کرم محبوبؐ بے آسرے تے ، تینوں واسطہ زہراؓ دے لال دا ای

O

تیرے در تے آن کے سر رکھیا ، نظر چک کے ویکھ عطا والے
جے کر عملاں تے فیصلے ہوونے نیں ، کدھر جان گے فیر خطا والے
بیڑی شوہ دریا وچ ٹھیل دتی ، ٹُٹے حوصلے ناخدا والے
لے کے بڑیاں اُمیداں محبوبؔ اُٹھے ، خالی ہتھ نہ پھرن دُعا والے

☆❄☆

نعت

نبی پاکؐ دا جدوں ظہور ہویا ، اوہو گھڑی بڑی کرماں والڑی اے
اک لکھ تے چوی ہزار وچوں ، میرے نبیؐ دی شان نرالڑی اے
اس بندے دے بڑے نصیب چنگے ، جیہنے چم لئی روضے دی جالڑی اے
میں اوس محبوب دا اُمتی آں ، جس دے موہڈے تے کملی کالڑی اے

☆

نبی پاک محمدؐ دی شان وکھری ، جس دی صفت قرآن پیا دسدا اے
جتھےّ ذکرِ رسولِ کریمؐ ہووے ، اوتھے رحمتاں دا مینہ وسدا اے
قرآن دے حرفاں دی اوٹ اندر ، پیا چہرہ حضورؐ دا ہسدا اے
جدوں نور دا چن محبوبؐ چڑھیا ، کفر شرک دا نھیرا پیا نسدا اے

☆

اُسدی صفت رب آپ بیان کردا ، جھدا آدمؑ توں پہلے ظہور ہویا
نور نور دے وچوں جُدا ہویا ، جس نے سمجھ لیا وہم دُور ہویا
باراں ربیع الاول سنوار دا دن ، عرش فرش سارا نور و نور ہویا
اوہو رب نے حکم محبوبؐ دتا ، نبی پاکؐ نوں جیہڑا منظور ہویا

O

رب دا حکم اے پڑھو درُود سارے ، اس توں وکھرا اُچا فرمان کوئی نہیں
جس دل وچ نبیؐ دی حُب ناہیں ، اس دا دین تے اُسدا ایمان کوئی نہیں
بندہ رب دا اُمت حضورؐ دی آں ، اس توں ودھ کے دوستو مان کوئی نہیں
جیہدے خُلق دی سونہہ قرآن دیوے ، ایہو جیہا محبوبؐ بیان کوئی نہیں

O

سینے پاک مقدس تے اُترّ آیا ، ایہہ قرآن سارا تے بیان تیرا
عرش فرش تیرے لوح و قلم تیرے ، ایہہ جہان تیرا اوہ جہان تیرا
توں آیوں تے ملے حقوق سارے ، شکر کردا اے ہر انسان تیرا
تیری صفت محبوبؐ میں کیہ لکھاں ، مدح خواں ہے رب رحمان تیرا

بی بی آمنہؓ دی یارو گود اندر ، نبی پاکؐ جد احمد مختار آئے
حُوراں پڑھدیاں صلِّ علیٰ آئیاں ، کُل نبیاں دے بن کے سردار آئے
بھاگ جاگ پئے اساں عاصیاں دے ، شافع بن کے ساڈی سرکار آئے
عرش فرش محبوبؐ پکار اُٹھے ، رب سچے دے خاص دلدار آئے

O

قیصر وکسریٰ دے کنگرے ڈھے پئے سن ، نبی پاکؐ دا جدوں ظہور ہویا
ہر پاسے فرشتیاں چھاں کیتی ، ایہہ جہان سارا نورو نور ہویا
سورج وانگ اوہ پیا چمکدا اے ، جیہڑا نبیؐ دی نظر منظور ہویا
چن مکے وچ جدوں محبوبؐ چڑھیا ، نھیرا کفر تے شرک دا دُور ہویا

☆❄☆

مناقب

حضرت علیؓ

نبی پاکؐ دے چارے اصحاب سچے ، ابوبکرؓ ، عمرؓ ، عثمانؓ ، حیدرؓ
سارے اپنا اپنا مقام رکھن ، ہے پر وکھری جاپدی شان حیدرؓ
شوہر پاک بتولؓ دا سی جیہڑا ، آل نبیؐ دی خاص نشان حیدرؓ
اوہنوں ہار نہیں کسے میدان ہوندی ، جس نے رکھی محبوبؔ پہچان حیدرؓ

O

علیؑ علیؑ پکار دا جگ سارا ، حیدر صفدر تے مشکل کشا توں ایں
نبی پاکؐ دی گود وچ پلن والے ، لافتیٰ تے شیرِ خدا توں ایں
بابُ العلم حضورؐ نے آکھیا اے ، کل اولیاء دا راہنما توں ایں
نسبت قادری سچی محبوبؔ میری ، ایس سلسلے دا پیشوا توں ایں

☆❄☆

حضرت امام حسینؓ

پاک محفل دے میں وچ کرن لگا ، مولا علیؑ دے نور العین دی گل
نسب اپنا خطبے دے وچ دسیا ، شمر سُنی نہیں مولا حسینؑ دی گل
اوہناں کوفیاں ظالماں ویریاں نے ، یاد رکھی نہ شاہِ کونینؐ دی گل
حشر تک محبوبؔ میں یاد رکھساں ، نبی پاکؐ دے پیارے حسینؑ دی گل

O

مٹ گئے یزیدی نشان سارے ، کربلا دی زندہ کہانی رہ گئی
ایس تتّی تے بلدی ریت اُتے ، سید قاسمؓ دی اُٹھدی جوانی رہ گئی
پُتّر اپنے وِیر توں وار دِتّے ، زہرہؓ ثانی دی یاد قربانی رہ گئی
سارا کُنبہ محبوبؔ شہید ہویا ، سید پاک دی اِکّو نشانی رہ گئی

O

وچھ گئی ماتم دی صف جہان اُتے ، جدوں بچپنا اصغرؓ دا رُلیا سی
سہرے قاسمؓ دے رُلدے ویکھ کے تے ، اس سورج نوں چمکنا بُھلیا سی
اوس تھاں نوں نبیاں دے روح چمن ، جتھے خون حسینؑ دا ڈُلھیا سی
ساری اُمت دی بخشش محبوبؐ ہو گئی ، جدوں صبر حسینؑ دا تُلیا سی

حضرت غوث الاعظمؓ

توں ایں آسرا بے سہاریاں دا ، جگ آکھدا اے دستگیر تینوں
چُھٹّے تیر قضا دے موڑنا ایں ، ولی آکھدے پیراں دا پیر تینوں
تیرے گھر سخاوت نے جنم لیا ، رب کیتا ہے بے نظیر تینوں
تابع دونویں جہان محبوبؔ تیرے ، مالک کیتا ہے رب قدیر تینوں

O

دِلا اُٹھ چل اسدے دربار چلیے ، جیہڑا ڈُبیاں بیڑیاں تار دا اے
رب اوسے نوں طاقتاں بخشیاں نیں ، اوہ وِگڑیاں گلاں سنوار دا اے
جھٹ پہنچ کے میراں امداد کردا ، اوکھی پئی تے جیہڑا پکار دا اے
بے مثل محبوبؔ ہے ذات اسدی ، کوئی ثانی نہ میری سرکار دا اے

کُل ولیاں دے مونڈھے تے قدم رکھیا ، غوث پاک میراں دستگیر میراں
رب بخشیا تاج ولایتاں دا ، بے مثل میراں بے نظیر میراں
باراں ورھیاں دے ڈُبدے تار دِتّے ، مددگار تے روشن ضمیر میراں
بانہہ کڈھ محبوبؔ پکار دا اے ، میرا پیر میراں میرا پیر میراں

O

تیری بارگہ رحمتاں والڑی اے ، رحمت ونڈدا ایں بُکّاں بھر بھر کے
تیرے باجھ نہ آسرا ہور کوئی ، میراں عرض سُنی میری کن دھر کے
بیڑی روح دی غماں وچ ڈب گئی اے ، پیا روناں بغداد ول منہ کر کے
ایس عاجز غریب محبوبؔ دا روح ، تیرے در تے پہنچیا مر مر کے

حضرت شاہ معروف خوشابیؒ

آ کے چوکھٹ نوں شاہ وگدا چُمّن ، دُھماں پئیاں معروف شاہؒ پیر دیاں
گھر رب دے خاص منظوریاں نیں ، میرے والی میرے دستگیر دیاں
تیرے خاص دربار میں آن ڈِگیا ، گنڈھاں کھول دے میری تقدیر دیاں
تینوں شاہ مبارکؒ دا واسطہ ای ، عرضاں سُنی محبوبؔ دلگیر دیاں

☆❄☆

حضرت نوشہ گنج بخشؒ

کرناں سُٹ کے اپنے نور دیاں ، ذرّے ذرّے نوں پیا چمکائے نوشہؒ
نورو نور ہو جاندی لے تھاں ساری ، جتھے قدم مبارک ٹکائے نوشہؒ
اوتھے رحمتاں دا مینہ برسدا رہے ، جتھے اک واری پھیرا پائے نوشہؒ
جس نوں جھلے نہ پاسا محبوبؔ کوئی ، اس نوں پکڑ کے گل نال لائے نوشہؒ

O

کرکرم کیوں کہ گنج بخش ایں توں ، رویا آ کے آخر بیمار تیرا
بیڑی شوہ وچ غوطے پئی کھاوندی اے ، میں تے راہ تکدا بار بار تیرا
اپنی قسمت لے کے ہر کوئی جاوندا اے ، رہندا عشق دا گرم بازار تیرا
آمو سامنے ہو گئے محبوبؔ دونویں ، میں آں منگتا تے سخی دربار تیرا

گنج بخشؒ سدا وندا جگ اُتے ڈنکا وجدا اوس دے نام دا اے
کرے پورے سوال سوالیاں دے لگا رہے میلا خاص و عام دا اے
ایتھے ولی وی آوندے ہتھ بدھی بڑا مرتبہ نوشہؒ امام دا اے
ہووے مہر دی نظر محبوبؔ اُتے مندا حال بے دام غلام دا اے

رشک تکدیاں ہووے ملائکاں نوں کوئی ایہو جیہی سوہنی تصویر تے دس
پھڑ کے پل وچ قطب بنا دیندا کوئی ایہو جیہا دستگیر تے دس
لوح و قلم دے لکھے مٹا دیندی کوئی ایہو جیہی نظر اکثیر تے دس
ڈنڈ پئی محبوبؔ جہان اُتے نوشہؒ پیر جیہا کوئی پیر تے دس

ہونی اکھیاں کڈھ کے آکھدی اے ، تیرا خانہ خراب میں کر جاساں
جے توں والیا لئی نہ سار میری ، میں تتڑی ہو بے گھر جاساں
میرے ول جے توں دھیان کیتا ، میں تے ڈُبدی ڈُبدی تر جاساں
نہیں تے روضے ول منہ محبوبؔ کر کے ، نوشہؒ نوشہؒ میں کُوکدی مر جاساں

کافیاں

حضرت نوشہ گنج بخشؒ

آسرا تیرا نوشۂ عالم کوئی نہیں میرا نوشہ ء عالم
قسمت لمے ٹھونکے سوں گئی غم دی ماری بھلی پے گئی
پاہُن پھیرا نوشہ ءعالم

درد ہجر دے کون ونڈیسی تو نہ سنے تے کون سنیسی
دکھڑا میرا نوشہ ءعالم

درد منداں دے درد ونڈاوے پل وچ روڑھ دے بنے لاوے
آقا میرا نوشہ ءعالم

☆❄☆

O

نوشہ کرم کمادے تیرا وسے دوارا
خیر جھولی وچ پادے تیرا وسے دوارا

واہ واہ سخی گھرانہ تیرا خالی بھانڈا بھر دے میرا
اُجڑی جھوک وسادے۔تیرا وسے دوارا

میں اک عیباں دے نال بھریا تیرے در تے سر آدھریا
بھورے ہیٹھ لکادے۔تیرا وسے دوارا

بھیڑا نہ کوئی میرے جیہا ساری عمراں بھلا رہیا
میری بخش خطا دے۔تیرا وسے دوارا

ہر ویلے محبوب پکاراں تیرے اگے عرض گزاراں
رُڑھدی بنے لادے۔تیرا وسے دوارا

☆❄☆

کافیاں حضرت چنبی والی سرکارؒ

نوشہ پاکؒ دا لال نی میرا چنبی والاؒ
واہ واہ پیر کمال نی میرا چنبی والا

بُھلیاں نوں راہ پاون والا
سب دی آس پچاون والا
وارث تے لجپال نی
میرا چنبی والا، میرا چنبی والا

O

جس تے نظر کرم دی کردا
اس دا ڈبدا بیڑا تردا
مرشد بے مثال نی
میرا چنبی والا، میرا چنبی والا

جیہڑا سوالی در تے آوے
جو منہ منگے سوئیو پاوے
کردا کرم کمال نی
میرا چنبی والا، میرا چنبی والا

O

مینوں غم محبوبؐ ہے کاہدا
میرا والی میرا آقا
ہر دم میرے نال نی
میرا چنبی والا، میرا چنبی والا

☆❄☆

سیّو بھاگ جگاون چلیے ، چنبی والاؒ مناون چلیے

اس دیاں دھماں جگ وچ پئیاں ، رل کے چلیے ساریاں سئیاں

لکھّاں تریاں میری جیہیاں ، بُھلّاں نوں بخشاون چلیے

چنبی والاؒ مناون چلیے

نوشہ پیر دا راج دلارا ، چنبی والاؒ جگ توں نیارا

اسدا درشن پاون چلیے ، سُتّے بھاگ جگاون چلیے

چنبی والاؒ مناون چلیے

☆❄☆

بحضور چنبی والی سرکارؒ

ڈاڈھی آن اوّلڑی جند میری ، پھا تھی وچ پھاہیاں چنبی والیاؒ وے
ننگے اپنے دل دے پھٹ لے کے ، تیرے در آئیاں چنبی والیاؒ وی
بوٹے آس اُمید دے سُک چلے ، پھیرا پا سائیاں چنبی والیاؒ وے
کھلی راہ محبوبؐ پئی تکنی آں ، دیراں کیوں لائیاں چنبی والیاؒ وے

O

چنبی والیاؒ ہو کے مرید تیرا ، دُکھ سہواں میں کیوں جہان اُتے
تیرے در دا کُتا تے رہوے بُھکّھا ، حرف آؤندا اے تیری شان اُتے
ایسی زندگی تھیں قبلہ تنگ آں میں ، گلہ آؤندا اے میری زبان اُتے
پلّا دے کے کجنا عیب میرے ، بے مُراد نہ رہواں جہان اُتے

سارے جگ وچوں وکھرا پیادسے ، جس تے چڑھ گیانوشہؒ پیر دا رنگ
چارے کوٹ اندر چمکاں مار دا اے ، میرے والی میرے دستگیر دا رنگ
سارے منگو دعا نصیب ہووے ، غوث پاک تے پیراں دے پیر دا رنگ
چنّیؒ والا محبوبؒ ہے پیر میرا ، جس چاڑھیا روشن ضمیر دا رنگ

O

چنّیؒ والڑا ولی کمال سچا ، مَن والیاں دے جیہڑا سنوار دا کم
پُتر گھوڑی دا بن انسان گیا ، جگ تے ہویا مشہور سرکار دا کم
اللہ اوہناں دیاں مشکلاں حل کرسی ، کیتا جیہناں نے تیرے دربار دا کم
سارے سنگی محبوبؒ دعا منگو ، اللہ توڑ چاڑھے اوگنہار دا کم

O

الف! آؤ سہیلیو سنگ میرے ، غوث پاک دی ایہہ یادگار تکو
ہر گُل دے وچوں خوشبو وکھری ، نوشہؒ پیر دا کھِڑیا گلزار تکو
دُوروں دُوروں مخلوق پئی آوندی اے ، چنّی والے دا لگا بازار تکو
چنّی والاؒ فقیر محبوبؒ سچا ، جس دا وچ سنگھوئی مزار تکو

غوث پاکؒ میراں جدوں کرم کیتا ، بدل گیا اے لیل و نہار دا رنگ
دھماں سارے جہان وچ پے گئیاں ، چمکاں ماردا اے کیویں سرکار دا رنگ
جس تے چڑھ گیا نور و نور ہویا ، نوشہؒ پیر دی شفقت تے پیار دا رنگ
نسبت قادری سچی محبوبؔ میری ، مینوں ملیا اے حیدر کرارؓ دا رنگ

O

دو جگ دے وچ مشہور ہویا ، نوشہؒ پیر دے کھڑے گلزار دا رنگ
گلی گلی پوٹھوار وچ چمکدا اے ، چنی والڑےؒ شاہ اسوار دا رنگ
سارے منگو دعا نصیب ہووے ، غوث پاکؒ میراں سرکار دا رنگ
چمکاں وچ سنگھوئی محبوبؔ مارے ، نوشہؒ پیر دی خاص دستار دا رنگ

☆❄☆

عارفانہ کلام

اکھ جاگے میں جاگاں تے دل جاگے ساری ستی پئی کائنات ماہی
ایسے سمے سہانے نوں دیکھ کے تے اک اک یاد آوے تیری بات ماہی
دھڑکن دل دی تینوں اڈیکدی اے آجا چودھویں چن دی رات ماہی
اپنے آپ نوں کلیاں محبوبؔ تک کے اکھیاں لادتی برسات ماہی

O

ک۔ کرم کر جائیں بے بس اُتے ، تیرے ویکھنے دی مینوں آس رہندی
ایسی متّھے دے لکھیاں نے ہار دتی ، دن رات طبیعت اداس رہندی
ایسا دل غماں وچ رُجھ گیا ، مینوں ایہو فضاہُن راس رہندی
کوئی رہندا محبوبؔ نہ کول میرے ، صرف یاد تساڈڑی پاس رہندی

منہ دے بھار بے درد یاسٹ چلیاایں ، مار تھاپڑاں جھوٹھے دلاسیاں دی
رونا عمراں داپا گیوں وچ جھولی ، جاچ بُھل گئی اے مینوں ہاسیاں دی
تیرے غماں نے سخت برباد کیتا ، تتی وا لگے سبھاں پاسیاں دی
کدی اج محبوبؔ جے آجاویں ، جھولی بھر کے ونڈاں پتاسیاں دی

O

توں تے کہنداسیں مراں گا نال تیرے ہن ویکھ بد نامیاں نس گیوں
پیارا اگے تے کوئی دیوار ناہیں کیہڑی گلوں توں ہو بے وس گیوں
ہمت کریں تے کٹ پہاڑ جاندے ایویں سوچاں دلیلاں وچ پھس گیوں
کتھے جا کے لبھاں محبوبؔ تینوں اپنا پتہ ٹھکانا نہ دس گیوں

O

کدوں وچ سوہاگناں میں ہوساں کدوں جاگن گے ستے نصیب میرے
مرض عشق وی ڈاہڈا بے حال کیتا آکے ویکھن گے کدوں طبیب میرے
ہر ویلے دعامیں منگناواں کدوں ملن گے پیارے حبیب میرے
دور بھاویں وی کناں محبوبؔ وسے رہنداوچ تصور قریب میرے

تیرے در تے آن کے سر رکھیا نظراں چک کے ویکھ عطاوالے
جے کر عملاں تے فیصلے ہوونے نیں کدھر جان گے فیر خطاوالے
بیڑی شوہ دریا وچ ٹھیل دِتی ٹُٹے حوصلے ناخدا والے
بڑیاں نال اُمیداں محبوبؔ اُٹھے خالی ہتھ نہ پرتن دعاوالے

O

تیرے عشق دی اگ سینے لگ گئی اے سون دیندی نہ تیری اڈیک مینوں
اک تیری جدائی نے تنگ کیتا دوجا بولیاں مارن شریک مینوں
پچھے ہٹاں تے پیار نوں لج لگدی مار گئی اصولاں دی لیک مینوں
کدوں ملیں گا فیر محبوبؔ مڑ کے کوئی دس تے جاندوں تریک مینوں

O

کسے پاسے دی ہوش نہ رہی مینوں جیہا تاپ چڑھیا ترے غم دا اے
آہن دلاں دی کڈھ بھڑاس لیے اس جگ دا میلا کجھ دم دا اے
میرے مرن توں بعد جے توں آیوں تیرا آوناں فیر کس کم دا اے
بھاویں لکھ تدبیر محبوبؔ کریے ہو کے رہندا جو لکھیا قلم دا اے